روایت حدیث میں صوفیاء اور محدثین کے اختلاف کی نوعیت، تجزیاتی مطالعہ

The Nature of Disagreement Between Sufis and Hadith Scholars in Narrating Hadith: An Analytical Study

Dr. Muhammad Muawia[1]
Hafiz Muhammad Naeem Saif ul Islam [2]

Abstract:

The two great classes of the Muslim Ummah, i.e. Muhadditheen and Sufis, have adopted the chain of derivation and inference from the Qur'an and Hadith in their respective fields of knowledge, but there is a difference between the two of them in the tradition and communication methods of the Hadith. The Sufis (scholars of Islamic mysticism) have their own methods of Hadith narration, namely liqa' al-Nabiy and kashf stating that a Sufi, with high ranking of spirituality, can meet the Prophet directly and accepts Islamic doctrine including the narration of Hadith from him in awakening state or through dreams. This article discusses the scholars of Hadith and the Sufi method, the quality of authentic Hadith, the meaning of the Hadith about meeting the Prophet through dreams, Kashf as a science, the prohibition of the transmission of false Hadith, and the nature of the disagreement among Sufis regarding the ability to meet the Prophet through dreams and gain knowledge.

Keywords: *Sufi and sufism, Muhadditheen, liqa' al-Nabiy, Kashf, Authentic Hadith, Fabricated Hadith.*

تمہید:

اس مطالعہ میں ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ صوفیاء میں حدیث بیان کرنے کے طریقے اور اہل حدیث کے نزدیک ان کے طریقوں میں فرق کیا ہے، اوران کے مابین اختلاف کی نوعیت کیا ہے۔

صوفیاء حضرات حدیث مبارکہ کو اپنے روحانی عروج میں مقدّم رکھتے ہیں[3]۔ دین اسلام کے دیگر علوم کے ماہرین اور دلچسپی رکھنے والے علماء و مفکرین کی طرح یہ حضرات بھی قرآن و حدیث کو تصوف میں بنیاد مانتے ہیں، یہ امر مشہور صوفیاء کے افکار میں دیکھا جا سکتا ہے، جیسا کہ جنید البغدادی ؒ کا قول ہے، جن کا پورا نام ابو القاسم الجنید ابن محمد (متوفی 297ھ) ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جو شخص قرآن حفظ نہیں کرتا اور

1 Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies. ISP, Multan, muhammadmuawia@isp.edu.pk
2 Lecturer of Islamic Studies, University of Engineering & Technology، Lahore
https://orcid.org/0009-0006-2249-0858

3القرضاوی، یوسف عبداللہ، المدخل لدراسۃ السنۃ النبویہ (مکتبۃ وھبۃ للطباعۃ والنشر، 2008)ص: 59

Al-Qaradawi, Yusuf Abdullah, *Al-Madkhal li Dirasat al-Sunnah al-Nabawiyyah* (Maktabat Wahbah li al-Tiba'ah wa al-Nashr, 2008), p. 59.

حدیث نبوی نہیں لکھتا وہ شخص تقلید کے لائق نہیں [4]۔اس کا مطلب یہ ہے کہ صوفیاء کو اپنا تصوف پر عمل پیرا ہونے کے لیے قرآن وحدیث سے جڑے رہنا پڑتا ہے اور انہیں قرآن حفظ کرنے اور سمجھنے کے لیے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی روایات کو قلمبند کرنے کی سخت ترغیب دی جاتی ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ صفِ اول کے تمام صوفیاء کرام کی کتب احدیث مبارکہ سے مزین ہیں، وہ نہ صرف احادیث کو نقل کرتے ہیں بلکہ ان سے استدلال بھی کرتے ہیں۔ صرف امام غزالی کی "احیاءعلوم الدین" کو دیکھ لیا جائے کہ اس میں چار ہزار سے زائد احادیث ہیں یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ عبدالوہاب الشعرانی (متوفی: 973ھ) کی طرف سے نقل کردہ جنید البغدادی کے مطابق: تصوف کے علوم کی تائید قرآن اور حدیث سے ہوتی ہے [5]۔ یہ رائے ان لوگوں کے خلاف احتجاج کے طور پر پیش کی گئی جنہوں نے الزام لگایا کہ تصوف نے اسلامی قانون کی پٹڑی کو چھوڑ دیا ہے۔

ذوالنون المصری (متوفی 245ھ) یہ بھی تجویز کرتا ہے (جسے الاصبہانی نے نقل کیا ہے) کہ ایک صوفی کو ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول سے اس کے احکام اور اس کے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے محبت کرنی چاہیے۔ ان کے نزدیک اللہ سے محبت کرنے والے کی نشانی یہ ہے کہ وہ اخلاق، عمل، احکام ، سنت اور ہر معاملے میں اس کی پیروی کرتا ہے جس چیز کو اللہ پسند کرتا ہے، اس سے محبت کرتا ہے اور جس چیز اللہ کو ناپسند کرتا ہے اسے ناپسند کرتا ہے، ہر اچھے کام کرتا ہے اور ہر اس چیز کو رد کرتا ہے جو اس کو بھلانے کا باعث بنتی ہے، طعن کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈرتا، مومنوں کے ساتھ سختی اور کافروں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے، اور دینی معاملات میں نبی محمد کی پیروی کرتا ہے۔ [6]

صوفیاء حضرات حدیث مبارکہ کو تصوف کا ماخذ تسلیم کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ حدیث کو سند کے بغیر روایت کرنے اور بیان کرنے کے طریقہ کو بھی براہ راست تسلیم کرتے ہیں، جیسا کہ ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کے نزدیک ایک صوفی اپنی اعلیٰ روحانی سطح پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وفات کے بعد ملاقات کر سکتا ہے جب کہ وہ سوتے ہوئے یا بیدار ہو اور آپ سے حدیث قبول کر سکتا ہے۔ چنانچہ صوفیاء کے ہاں حدیث بیان کرنے کے دو طریقے معلوم ہوتے ہیں جن کو لقاء النبی اور طریق کشف کہا جاتا ہے۔ روایت کے یہ طریقے صرف صوفیاء ہی کر سکتے ہیں جو کسی خاص مقام پر پہنچ چکے ہوں تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکیں اور براہ راست ان سے حدیث حاصل کر سکیں۔ یہ دونوں طریقے نہ صرف حدیث کی روایت کے ان طریقوں سے مختلف ہیں جو علمائے حدیث کے مشہور اور وضع کیے گئے ہیں، بلکہ ان کو منتقلی کے طریقوں کے طور پر بھی قبول نہیں کیا جاتا، اس لیے ان دونوں طریقوں سے روایت کی گئی حدیث کی سند کے اعتبار سے ہمیشہ سے مشکوک رہی ہے۔

صوفیاء کے حدیث بیان کرنے کے طریقے:

صوفیاء کرام حدیث مبارکہ کے حوالہ سے مسلم امہ کے مروجہ اندازِ روایت وابلاغ کے طریقہ کار کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ان تمام کتب

4 القشیری، عبدالکریم بن ھوازن (م: 465ھ) الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف، قاہرہ: دار المعارف، 2004، ص: 430-431

Al-Qushayri, Abdul Karim bin Hawazin (d. 465 AH), *Al-Risalah al-Qushayriyyah fi ʻIlm al-Tasawwuf* (Cairo: Dar al-Maʻarif, 2004), pp. 430-431.

5 الشعرانی، عبدالوھاب (م: 973ھ) الطبقات الکبری (شام: دار ضیاء الشام، 1443ھ) 94/1

Al-Sha'rani, Abdul Wahhab (d. 973 AH), *Al-Tabaqat al-Kubra* (Sham: Dar Diya' al-Sham, 1443 AH), 94/1.

6 الاصبہانی، ابونعیم، احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء ، مصر: مطبعۃ السعادۃ، 1394ھ، ص: 394

Al-Asbahani, Abu Nu'aym, Ahmad bin 'Abdullah (d. 430 AH), *Hilyat al-Awliya* (Misr: Matba'at al-Sa'adah, 1394 AH), p. 394.

احادیث میں وارد احادیث بھی کو تسلیم کرتے ہیں، جیسا کہ دیگر علوم کے علماء و مفکرین تسلیم کرتے ہیں۔ جیسے کتاب موطا از مالک ابن انس(93-179ھ) صحیح البخاری از البخاری(متوفی(متوفی256)، صحیح مسلم از مسلم۔ابن الحجاج(متوفی 261ھ)، سنن ابی داؤد از ابو داؤد السجستانی(متوفی 275ھ)، سنن الترمذی از الترمذی(متوفی 279ھ)، سنن النسائی از النسائی(متوفی 303ھ)، سنن ابن ماجہ از ابن ماجہ(متوفی 273ھ)، سنن الدارمی از الدارمی(متوفی 255ھ)اور دیگر احادیث کی کتابیں۔بصورت دیگر، حدیث نبوی کی سند کے تعین میں علمائے حدیث سے مختلف، صوفیاء صرف اس کی سند کی موجودگی یا عدم موجودگی پر منحصر نہیں ہیں جیسا کہ علمائے حدیث کی ضرورت ہے۔ بعض الفاظ، رسول اللہ ﷺ کی طرف اس وقت تک منسوب کیے جا سکتے ہیں جب تک کہ وہ قرآن کے مطابق ہوں اور اعلیٰ درجے کے تقویٰ والے لوگوں کے ذریعے پہنچائے جائیں۔ چنانچہ صوفیاء اس تناظر میں جو انداز اپنائے ہوئے ہیں ان کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

حدیث کی سند کے تعین میں صوفیاء کے اپنے طریقے ہیں، یعنی لقاء النبی اور طریق کشف [7]۔

لقاء النبی:

لقاء النبی ایک ایسا طریقہ ہے جسے صوفی نے حدیث کی صداقت کا تعین کرنے کے لیے استعمال کیا ہے، جسے بہت سے صوفیاء سے دیکھا جا سکتا ہے جو نبی سے ملاقات کا دعویٰ کرتے ہیں، خواب کے ذریعے یا جاگتے یا سوتے ہوئے براہ راست بات کرتے ہیں [8]۔انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ملاقات کی جیسے صحابہ کرام ان سے ملے تھے، حالانکہ ان کی وفات بہت پہلے ہو چکی تھی۔جو لوگ تصوف کی دنیا کو نہیں جانتے یا کبھی اس پر عمل نہیں کرتے، ان کے لیے یہ تجربہ غیر معقول اور ان کے عقائد سے متصادم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن صوفیاء کے لیے تجربہ جائز ہو سکتا ہے اور واقعتاً ہو سکتا ہے [9]۔ان کے مطابق، 12ربیع الاول 11ہجری کو آپ کی وفات کے بعد کوئی بھی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتا ہے، کیونکہ بنیادی طور پر وہ اب بھی زندہ ہیں اور اپنی قوم کی مسلسل نگرانی کرتے ہیں [10]۔صوفیاء کا یہ عقیدہ قرآن کی آیات پر مبنی ہے [11]۔

صوفیاء کا ایسا عقیدہ جو احادیث نبوی پر مبنی ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیہقی نے روایت کیا ہے کہ:

"عَنْ أَنَسٍ ، رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ"[12]

7الشعرانی، الانوارات القدسیۃ فی معارف القواعد الصوفیۃ،2002: ص 50

Al-Sha'rani, *Al-Anwar al-Qudsiyyah fi Ma'arif al-Qawa'id al-Sufiyyah* (2002), p. 50.

8 الشعرانی،2002: 50،مصدر السابق. Al-Sha'rani, 2002, p. 50, **Masdar Sabiq**.

9الولطوری، ابتغاء الوجہ لحب اللہ و مدح الرسول، 2004: 57

Al-Walturi, *Ibtigha' Al-Wajh Li-Hubb Allah Wa Madh Al-Rasul*, 2004, p. 57.

10مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم،2003: 82

Mubarakpuri, Safiur Rahman, *Ar-Raheeq Al-Makhtum*, 2003, p. 82.

11البقرہ2: 154،آل عمران3: 169، اور النساء4: 69

Al-Baqarah 2:154, *Aal-e-Imran* 3:169, and *An-Nisa* 4:69.

12 البیہقی، أحمد بن الحسین (م:458ھ)حیاۃ الانبیاء فی قبور ہم، (مدینہ منورہ: مکتبۃ العلوم والحکم،1414ھ)حدیث:1

Al-Bayhaqi, Ahmad bin Al-Husain (d. 458H), *Hayat Al-Anbiya Fi Quburihim*, (Madinah Munawwarah: Maktabat Al-Uloom wal-Hikam, 1414H), Hadith: 1.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، وہ ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں"۔ اس طرح، انبیاء البرزخ میں رہتے ہیں حالانکہ وہاں کی زندگی اس دنیا کی زندگی سے مختلف ہے۔ کشف صرف اولیاء ہی کرتے ہیں جو نبی کو دیکھ سکتے ہیں۔ امام غزالی کے مطابق جو لوگ صوفیانہ طریقوں پر عمل کرتے ہیں وہ فرشتوں، انبیاء کی روحوں کو دیکھ سکیں گے، روحانی آوازیں سن سکیں گے اور ان سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ پھر ان کے نفسیاتی تجربات میں اس حد تک اضافہ ہوتا رہے گا جس کا بیان کرنا مشکل ہے[13]

حضرت محمد ﷺ سے ملاقات بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو سکتی ہے۔ بالواسطہ ملاقات خواب سے گزر رہی ہے۔ مسلم علماء نے خواب کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:

(الف) الرؤیا النفسیہ، یعنی اضطراب یا سرگوشی سے متاثر خواب۔

(ب) الرؤیا الشیطانیہ، یہ شیطانی مداخلت کا خواب ہے، جس میں شیطان حملہ کرتا ہے یا کسی کی نیند کو متاثر کرتا ہے۔ اپنی روح کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے، اضطراب سے تاکہ شیطان اس کے خواب میں کچھ ڈال سکے۔

(ج) الرؤیا الصحیحہ (سچ خواب)، یعنی روحانی خواب یا خواب جو خدا کی طرف سے آتے ہیں۔

نبی ﷺ سے ملنے والے خواب، تیسری قسم میں شامل ہیں، یعنی الرؤیا الصحیحہ، ایک خواب جو روحانی یا خدا کی طرف سے آتا ہے۔ صوفیاء کا عقیدہ ہے کہ خواب میں نبی ﷺ کا ملنا صحیح ہے کیونکہ شیطان نبی ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا اور جو نبی ﷺ کو خواب میں دیکھے گا وہ آپ کو ہوش میں آئے گا۔ یہ عقیدہ نہ صرف ان کے تجربات پر مبنی ہے بلکہ حدیث نبوی پر بھی ہے، مثال کے طور پر بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: :

"أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي"[14]

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے جاگتے ہوئے دیکھے گا۔ اور شیطان مجھ سے مشابہت نہیں رکھتا۔"

ابن حجر عسقلانی کے مطابق، جیسا کہ القرضاوی نے نقل کیا ہے، بہت سی احادیث ہیں جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے بارے میں بیان کرتی ہیں، چنانچہ بخاری نے اپنی صحیح کتاب میں احادیث کو ایک خاص حصے میں جمع کیا ہے جسے کتاب الٰہی کہتے ہیں۔ - تعبیر۔ اس باب میں انہوں نے 60 احادیث کو جمع کیا۔ تقریباً تمام احادیث کو مسلم بن الحجاج نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بھی نقل کیا ہے۔

بہت سے صوفیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنے خوابوں کے ذریعے نبی کریم ﷺ سے ملے ہیں، مثال کے طور پر، شیخ علی ہجویریؒ نے لکھا ہے، " حضرت جنید بغدادیؒ لوگوں کے اصرار کے باوجود وعظ و نصیحت سے گریز کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک روز خواب میں نبی کریم ﷺ کی

13 الغزالی، محمد بن محمد (م: 505ھ) المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (بیروت: دار الکتب العلمیة، 2006ء) ص: 39

Al-Ghazali, Muhammad bin Muhammad (d. 505H), *Al-Maqsad Al-Asna Fi Sharh Asma' Allah Al-Husna* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2006), p. 39.

14 بخاری، محمد بن اسماعیل (م: 256ھ) صحیح البخاری (بیروت: دار ابن کثیر، 1414ھ) کتاب التعبیر، باب من رایٰ النبی ﷺ فی المنام، حدیث: 6592

Bukhari, Muhammad bin Ismail (d. 256H), *Sahih Al-Bukhari* (Beirut: Dar Ibn Kathir, 1414H), Kitab At-Ta'bir, Bab Man Ra'a An-Nabi ﷺ Fil Manam, Hadith: 6592.

زیارت سے مشرّف ہوئے، توآپ ﷺ نے فرمایا،" اے جنید! لوگوں کے لیے وعظ شروع کرو، کیوں کہ تمہارے وعظ سے اُنھیں ہدایت ملے گی اور اللہ تعالیٰ تمھارے کلام کو ایک عالم کی نجات کا ذریعہ بنائے گا۔"اِس پر اُنھوں نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ خود بھی فرماتے ہیں،"میں نے اُسی وقت وعظ شروع کیا، جب اشارہ ہوا اور 30 سے زاید مشائخ نے کہا کہ " تم دعوت الی اللہ کے اہل ہو۔" اسی طرح ایک اور صوفی احمد الجلا کا دعویٰ ہے کہ انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی دی تھی۔ روٹی آدھی کھائی گئی اور جب وہ بیدار ہوا تو باقی روٹی باقی تھی[15]۔ الکتانی، جو ایک صوفی بھی ہے، ہمیں بتاتا ہے کہ اس نے کبھی خواب میں نبی ﷺ سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنے ضمیر کو بند نہ کرنے کے لیے خدا سے دعا کریں [16]۔

نبی سے براہِ راست ملاقات کا تجربہ صوفیوں کو خواب میں نہیں بلکہ جاگتے ہوئے بھی ہوتا ہے۔ صوفیاء کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ ابھی تک اپنی قبر میں زندہ ہیں اور روحانیت کے اعلیٰ درجے کے حامل کچھ لوگ آپ سے مل سکتے ہیں اور ان سے روحانی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، بشمول حدیث یا تصوف کی تعلیمات کو کسی خاص کتاب میں درج کرنے کے قابل ہونا۔ اس ملاقات کا تجربہ احمد بن محمد بن المختار تیجانی[17] اس نے اس طریق کو بذریعہ طرق کہا ہے دوسرا نام اس لیے کہ اس نے تمام روحانی تعلیمات براہ راست حضرت محمد ﷺ سے بیداری کی حالت میں حاصل کیں، خواب میں نہیں۔ ان کے مطابق طریقت کی بنیادی تعلیم بہت زیادہ صلوات پڑھنا ہے جس کے بہت سے فائدے ہیں جیسے کہ کوئی نبی سے مل سکتا ہے، ان سے دنیا کی زندگی کے مسائل پوچھ سکتا ہے، اور احادیث کے بارے میں پوچھتا ہے۔ علمائے حدیث کے نزدیک ضعیف ہیں جبکہ صوفیاء کے نزدیک حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ احمد التیجانی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان کے تمام الفاظ پیغمبر اسلام کے ہیں[18]

محمد بن علی بن محمد ابن عربی، جسے ابن عربی (متوفی 638ھ/1240) کے نام سے جانا جاتا ہے، اندلس کے ایک مشہور صوفی نے بھی دعویٰ کیا کہ وہ نبی ﷺ سے ملے تھے۔ فصوص الحکم کے تعارف میں انہوں نے بتایا کہ ان کی ملاقات 20 محرم 627 ہجری کو ہوئی تھی۔ دمشق

---

15 القشیری، عبدالکریم بن ھوازن (م:465ھ) الرسالۃ القشیریہ (بیروت: دارالخیر، 2004ء) ص: 371

Al-Qushayri, Abdul Karim bin Hawazin (d. 465H), *Ar-Risalah Al-Qushayriyyah* (Beirut: Dar Al-Khair, 2004), p. 371.

16 الشعرانی، عبدالوھاب، (م:973ھ) الانوار القدسیۃ (بیروت: المکتبۃ العلمیۃ، 2002ء) ص: 91

Ash-Sha'rani, Abdul Wahhab (d. 973H), *Al-Anwar Al-Qudsiyyah* (Beirut: Al-Maktabah Al-Ilmiyyah, 2002), p. 91.

17 شیخ احمد بن محمد مغرب میں پیدا ہوا، جو الطریقہ التجانیہ کے بانی ہیں یا جنہیں الطریقہ المحمدیہ بھی کہا جاتا ہے۔ تیجانیہ ایک سلسلہ تصوف ہے جسے تجانیہ بھی کہا جاتا ہے افریقہ، سینیگال اور الجزائر کے کئی ممالک میں رائج ہے

18 محمد فتحان بن عبدالواحد، الدرۃ الخریدۃ شرح الیاقوتۃ الفریدۃ (بیروت: دارالمعارف، 2020ء) ص: 111

Muhammad Fathan bin Abdul Wahid, *Ad-Durrah Al-Kharidah Sharh Al-Yaqutah Al-Faridah* (Beirut: Dar Al-Ma'arif, 2020), p. 111.

میں ابن عربی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فصوص الحکم کی کتاب لوگوں تک پہنچانے کے لیے دی تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔اس کے بعد اس نے کتاب کو بغیر کسی کمی یا اضافے کے پھیلا دیا جیسا کہ اسے پہلی بار نبی ﷺ سے ملا تھا [19]۔

طریق کشف:

حدیثِ نبوی کی سند کے تعین کے لیے الکشف یا طریق کشف کو ابن عربی نے متعارف کرایا ہے۔ کشف ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو روحانی (ریاض النفس) کرتے تھے، تمام خواہشات کو تھام کر اور ہر کام میں خلوص کی تلاش کرتے تھے، تاکہ ان کے دلوں کو نورالٰہی حاصل ہو [20]۔ ابن عربی کے نزدیک کشف سے مراد ممکنہ علم کا پردہ اٹھانا اور انسانی دل میں سوئے ہوئے اولیاء کی بیداری کو بیدار کرنا ہے۔جب پردہ اٹھایا جائے گا، دل کی آنکھ تمام چیزوں کو دیکھ سکے گی، ابدی اور دنیاوی، حقیقی اور ممکنہ، جب وہ تاخیر کی حالت میں ہوں گی۔ کشف کے ذریعے حاصل ہونے والا علم قیاس پر مبنی نہیں ہے بلکہ یقینی یا قطعی ہے۔

کشف کے ذریعے علم حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے مجاہدہ اور ریاضت کچھ مراحل سے کی جائے۔ مجاہدہ شہوت کے جذبے کے خلاف جدوجہد یا عبادت میں جذبہ ثواب کی توقع کے بغیر جدوجہد ہے [21]۔ جبکہ ریاض اپنے آپ کو ایک ایسے عمل سے لاد رہا ہے جو بالآخر اس کی شخصیت میں ایک کردار بن جاتا ہے۔ان مراحل کو مقام یا مقام کہا جاتا ہے جو ایک مسلمان کا مجاہدہ اور ریاضت کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔اس جدوجہد اور ذہنی تربیت کے ذریعے کسی کی روح مقدس اور اللہ کے قریب ہوگی تاکہ اسے اللہ کا ولی (ولی) بننے کا موقع ملے [22]۔

امام القشیریؒ کے مطابق، کشف کا تجربہ حاصل کرنے کے لیے، ایک صوفی کو سب سے پہلے کچھ عہدوں (المقامات) سے گزرنا پڑتا ہے، یعنی مسلمانوں کی اخلاقیات کے مراحل، تاکہ مختلف کوششوں سے خدا سے تعلق حاصل کیا جا سکے۔ [23]۔ الطوسی کے مطابق، اسلامی تصوف میں مقام (المقامات) توبت (توبہ)، ورع (پرہیزگاری)، زہد (سنگی)، فقر (غربت)، صبر (صبر)، توکل (استغنٰی) اور رداہیں۔ [24]۔

---

19 محی الدین ابن عربی، محمد بن علی (م:638ھ) فصوص الحکم (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2005ء) ص:47

Muhyiddin Ibn Arabi, Muhammad bin Ali (d. 638H), *Fusus Al-Hikam* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2005), p. 47.

20 سعید باسیل، ڈاکٹر، منہج البحث عن المعرفۃ عند الغزالی (بیروت: دار الکتاب اللبنانیۃ، 2007ء) ص:230-231

Saeed Basil, Dr., *Manhaj Al-Bahth An Al-Ma'rifah Inda Al-Ghazali* (Beirut: Dar Al-Kitab Al-Lubnaniyyah, 2007), pp. 230-231.

21 الكلاباذي، ابو بکر محمد بن ابی اسحاق (م:380ھ) التعرف لمذہب اہل التصوف (بیروت: دار الکتب العلیۃ، 1431ھ) ص:141

Al-Kalabadhi, Abu Bakr Muhammad bin Abi Ishaq (d. 380H), *At-Ta'arruf Li-Madhhab Ahl At-Tasawwuf* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 1431H), p. 141.

22 حکیم ترمذی، محمد بن علی (م:320ھ) کتاب ختم الاولیاء، ص:331

Hakim Tirmidhi, Muhammad bin Ali (d. 320H), *Kitab Khatm Al-Awliya*, p. 331.

23 القشیری، عبدالکریم بن ہوازن (م:465ھ) الرسالۃ القشیریہ (قاہرہ: دار المعارف، 1431ھ) 1/ 318

Al-Qushayri, Abdul Karim bin Hawazin, *Ar-Risalah Al-Qushayriyyah* (Cairo: Dar Al-Ma'arif, 1431H), 1/318

24 ابو نصر السراج الطوسی، اللمع فی التصوف (مصر: دار الکتب الحدیثیہ) ص:44-43

Abu Nasr As-Sarraj At-Tusi, *Al-Luma' Fi At-Tasawwuf* (Egypt: Dar Al-Kutub Al-Hadithiyyah), pp. 43-44.

ابن عربی نے ذکر کیا ہے کہ علم لدنی کے ذریعے کشف کا حصول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے اطاعت کا نتیجہ ہے۔ ایک صوفی کو اس وقت کشف ملے گا جب وہ قانون کی پابندی کرے گا، کوئی غیر اخلاقی یا غیر قانونی کام نہیں کرے گا[25]۔ ابن عربی نے کشف کے ذریعے جو احادیث صحیحہ کی ہیں ان میں سے یہ قول ہے کہ: "جس نے اپنے آپ کو پہچانا، وہ اپنے خدا کو پہچانے گا"۔ ابن عربی نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ میں متعدد مقامات پر حدیث کا حوالہ دیا ہے[26]۔ اسی طرح وہ اپنی یادگار کتاب، فصوص الحکم میں، حدیث کو معارف کے بارے میں ایک دلیل کے طور پر نقل کرتے ہیں۔[27]

صوفیاء کے حدیث بیان کرنے کے طریقوں پر تنقید:

جیسا کہ پہلے زیر بحث آیا، صوفیاء کے درمیان حدیث کی روایت کے کچھ طریقے معلوم ہوتے ہیں، یعنی لقاء النبی ﷺ (نبی سے ملاقات) اور طریق کشف (بے نقاب کرنے کا طریقہ)۔ لقاء کا طریقہ عام طور پر ایک صوفی حدیث کی روایت میں خواب میں یا بیداری کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔ ایک صوفی کبھی خواب میں نبی ﷺ سے ملاقات کرتا ہے اور ان سے حدیث حاصل کرتا ہے یا وہ بیدار ہو کر حدیث قبول کرتا ہے، کیونکہ صوفی کے مطابق، حضرت محمد ﷺ ابھی بھی قبر مبارک میں حیات ہیں اور وہ کچھ ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو روحانیت کے اعلیٰ درجے کے حامل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک صوفی حدیث کے راویوں کی روایتوں کے بغیر براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کا متن حاصل کر سکتا ہے۔ دریں اثنا، طریق کشف کو تمام خواہشات کو تھام کر روحانی مشقوں (ریاضات النفس) کے ذریعے حدیث بیان کرنے کے ایک طریقہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ہر عبادت اور روزانہ کی مشق میں مخلص ہونے کی کوشش کی جاتی ہے، تاکہ ایک صوفی کا دل الہی حاصل کر سکے۔[28]

حدیث کے علمی مطالعہ کے تناظر میں، القاء اور کشف کے طریقوں کو احادیث نبوی کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وجہ درج ذیل ہے۔

اول یہ کہ حدیث کے مختلف شعبوں میں لقاء النبی یا طریق کشف کا استعمال کرتے ہوئے حدیث کی روایت کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ دونوں طریقے علمائے حدیث میں اس کی سند کی منتقلی یا تعیین کے لیے معلوم نہیں ہیں۔ ان میں حدیث بیان کرنے میں کچھ طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں التحمل و آداء الحدیث (حدیث کے طریقوں کو حاصل کرنے اور پہنچانے کا طریقہ) کہا جاتا ہے۔ علمائے حدیث نے ان طریقوں کو

25ابراہیم الھلال، ڈاکٹر، الفلسفۃ والدین فی التصوف الاسلامی (دمشق: دار العرب للنشر والترجمۃ) ص:153

Ibrahim Al-Hilal, Dr., *Al-Falsafah Wa Ad-Din Fi At-Tasawwuf Al-Islami* (Damascus: Dar Al-Arab Lil-Nashr Wa At-Tarjamah), p. 153.

26محی الدین ابن عربی، محمد بن علی (م:638ھ) الفتوحات المکیۃ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ) جلد2: 308، 472، جلد3: 72، 101، 305 اور 404

Muhyiddin Ibn Arabi, Muhammad bin Ali (d. 638H), *Al-Futuhat Al-Makkiyyah* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah), Vol. 2, pp. 308, 472; Vol. 3, pp. 72, 101, 305, and 404.

27محی الدینا بن عربی، محمد بن علی (م:638ھ) فصوص الحکم (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2005ء) جلد1، 81 اور 92؛ جلد2، 324

Muhyiddin Ibn Arabi, Muhammad bin Ali (d. 638H), *Fusus Al-Hikam* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2005), Vol. 1, pp. 81 and 92; Vol. 2, p. 324.

28سعید باسیل، ڈاکٹر، منہج البحث عن المعرفۃ عند الغزالی (بیروت: دار الکتاب) ص:231 -230

Saeed Basil, Dr., *Manhaj Al-Bahth An Al-Ma'rifah 'Inda Al-Ghazali* (Beirut: Dar Al-Kitab), pp. 230-231.

آٹھ قسموں میں تقسیم کیا ہے: (1) السماع من لفظ الشیخ (حدیث کی روایت براہ راست حدیث کے استاد سے سن کر)، (2) القراءت علی الشیخ (ایک راوی) اپنے استاد کے سامنے حدیث پڑھتا ہے یا کوئی دوسرا اسے پڑھتا ہے اور استاد سنتا ہے)، (3) الاجازۃ (حدیث کی روایت جب کوئی استاد کسی کو اپنی حدیثیں سنانے کی اجازت دیتا ہے)، (4) المناولہ (حدیث کی ترسیل) جب کوئی استاد اپنے شاگرد کو حدیث کی کتاب دیتا ہے کہ "یہ حدیث میں نے سنی ہے"، یا "یہ حدیث ہے جسے میں نے بیان کیا ہے")۔ (5) المکتوب (حدیث کی روایت جب ایک حدیث کا استاد اپنی تحریر لکھ کر کسی خاص شخص کو دیتا ہے)، (6) العلم (حدیث کی روایت جب کوئی استاد اپنے شاگردوں کو حدیث یا حدیث کی کوئی کتاب بتاتا ہے۔ راوی سے حاصل کیا گیا، مثال کے طور پر السماع کے طریقوں کے ذریعے اس بیان کی پیروی کیے بغیر کہ اس کا شاگرد اسے مزید بیان کر سکے)، (7) الوسیع حدیث کا بیان جب کوئی راوی یہ وصیت کرتا ہے کہ اس کی کتاب احادیث کو دوسروں تک پہنچایا جا سکتا ہے، اور (8) الوجادہ (حدیث روایت جب کوئی تحریری حدیث حاصل کرتا ہے نہ کہ السماع یا الاجازۃ طریقہ سے)۔ بیانات کے ہر طریقہ کا اپنا طریقہ ہے اور اس کے اپنے متن بھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ صوفیاء نے جو حدیثیں لقاء اور کشف کے ذریعے رسول ﷺ سے قبول کی ہیں ان کی کوئی سند نہیں ہے کیونکہ وہ آپ سے خواب میں یا بیداری میں حدیث کے راویوں کے بغیر روایت کی گئی ہیں۔ علمائے حدیث میں یہ اس قدر غیر معمولی بات ہے کہ ان کے نزدیک کوئی حدیث اس وقت قابل قبول اور معتبر ہوتی ہے جب وہ بعض معیارات پر پورا اترتی ہو، یعنی آغاز سے انتہاء تک متصل ہو، اس کے تمام راوی عادل ہوں، اس کے راوی قوی ہوں، یادداشت (یعنی حافظہ میں)، سند اور متن دونوں شاذ اور معلول نہ ہو۔ لقاء اور کشف کے ذریعے حاصل ہونے والی احادیث ان معیارات پر پورا نہیں اترتی کیونکہ ان کا کوئی سلسلہ نہیں ہے، ان کے پاس صرف حدیث کی متون ہیں۔ علمائے حدیث کے نزدیک سند کے بغیر مروی حدیث جھوٹی حدیث ہے۔ لہٰذا ہر وہ حدیث جو لقاء یا کشف سے روایت کی گئی ہے وہ حدیث من گھڑت ہے جو نبی ﷺ نہیں بلکہ کسی اور کی ہے۔

تیسرے یہ کہ نبی ﷺ سے ملاقات کے خوابوں کی وضاحت کرنے والی حدیث کہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ میں آپ سے ملا ہوں اور وہ حقیقت میں جاگتے ہوئے نبی ﷺ سے ملے گا۔[29] اس کی تعبیر ہونی چاہیے نہ کہ، لفظی طور پر سمجھا جائے۔ النووی کے مطابق حدیث میں تین اصطلاحات ہیں:

"وَإِنْ كَانَ سَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ فَفِيهِ أَقْوَالٌ أَحَدُهَا الْمُرَادُ بِهِ أَهْلُ عَصْرِهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ مَنْ رَآهُ فِي النَّوْمِ وَلَمْ يَكُنْ هَاجَرَ يُوَفِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْهِجْرَةِ وَرُؤْيَتُهُ ﷺ فِي الْيَقَظَةِ عِيَانًا وَالثَّانِي مَعْنَاهُ أَنَّهُ يَرَى تَصْدِيقَ تِلْكَ الرُّؤْيَا فِي الْيَقَظَةِ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ لِأَنَّهُ يَرَاهُ فِي الْآخِرَةِ جَمِيعُ أُمَّتِهِ مَنْ رَآهُ فِي الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يَرَهُ وَالثَّالِثُ يَرَاهُ فِي الْآخِرَةِ رُؤْيَةَ خَاصَّتِهِ فِي الْقُرْبِ مِنْهُ وَحُصُولِ شفاعته"[30]

---

29 بخاری، محمد بن اسماعیل، امام صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من رایٔ النبی ﷺ فی المنام، حدیث: 6592

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam, *Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Ta'bir, Bab Man Ra'a al-Nabi ﷺ fi al-Manam, Hadith: 6592.

30 النووی، یحیی بن شرف (م: 676ھ) شرح النووی علی مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1431ھ) 26/15

Al-Nawawi, Yahya bin Sharaf (m: 676H), *Sharh al-Nawawi 'ala Muslim* (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1431H), 15/26.

(الف)ان لوگوں کے لیے جو ایک ہی وقت میں نبی ﷺ کے ساتھ رہتے تھے لیکن ان کے پاس مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا وقت نہیں تھا اور پھر انھوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تھا، اللہ ان کو ہدایت دے گا۔ تاکہ وہ نبی سے مل سکیں۔ (ب) جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ نبی سے مل رہا ہے تو وہ اسے بعد کی زندگی میں اپنے خواب کی تعدیل کے طور پر دیکھے گا کیونکہ اس وقت اس کے ہر وہ لوگ جو کبھی ملے یا نہ ملے، ان سے براہ راست ملاقات ہو گی۔ (c) وہ اسے بعد کی زندگی میں قریب سے دیکھیں گے اور اس کی شفاعت حاصل کریں گے۔ دریں اثناء ابن حجر عسقلانی حدیث کی تشریح یوں کرتے ہیں: (الف) اسے ایک تمثیل (تشبیع) سمجھنا چاہیے کیونکہ حدیث کو دوسری روایتوں سے تقویت ملتی ہے جو تمثیل کے معنی پر دلالت کرتی ہے۔ (ب) جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ نبی سے ملا ہے وہ حقیقت کو دیکھے گا، خواہ حقیقی میں یا تصویر کے ذریعے۔ (c) حدیث ان لوگوں کے لیے وقف ہے جو ایک ہی وقت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو ان پر ایمان رکھتے ہیں لیکن انھیں دیکھنے کا وقت نہیں ملا۔ (d) جو شخص اسے خواب میں دیکھتا ہے وہ اسے اس طرح دیکھے گا جیسے وہ آئینہ دیکھتا ہے، لیکن یہ ناممکن ہے۔ (e) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن محمد ﷺ کو دیکھیں گے اور نہ صرف ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ سے ملاقات کا خواب دیکھا ہے۔

(f) جو شخص اسے خواب میں دیکھے گا وہ واقعی اسے دیکھے گا۔ یہ رائے بہت عجیب اور قابل بحث ہے۔[31]

چہارم، جیسا کہ الشاطبیؒ نے الموافقات میں بیان کیا ہے، ہر چیز شریعت کی خلاف ورزی کرتی ہے یا شریعت کے قانون کو غلط تسلیم کیا جانا چاہیے کیونکہ یہ خیالی، توقعات یا شیطانی تجویز ہو سکتی ہے جو صحیح یا غلط ہو سکتی ہے۔ اس طرح کا معاملہ قابل غور نہیں ہے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ شرعی قانون کے مطابق، کسی شخص کو دعویٰ (کشف) کے انکشاف کی بنیاد پر کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ اس کی کوئی وجہ یقینی نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ سنا تھا اس کی بنیاد پر قانون کا فیصلہ کیا اور نہ صرف اس کی بنیاد پر جو وہ جانتے تھے[32]، جیسا کہ ان کا کہنا تھا، یقیناً، تم مجھ پر اس مقدمے کی مذمت کرتے ہو اور شاید تم میں سے اکثر زیادہ ہوشیار ہیں۔ دلائل کے اظہار میں پھر دوسرے۔ لہٰذا میں اس کا فیصلہ اسی کے مطابق کروں گا جو میں نے اس سے سنا ہے۔ اس لیے کشف کو قانونی بنیاد کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا تھا کہ وہ قانون کا فیصلہ روحانی پہلو کی بجائے جسمانی بنیاد پر کریں۔ اسی طرح حدیث کی روایت تجرباتی طور پر حاصل کی جانی چاہیے (خواب یا غور و فکر کے ذریعے نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے قول، فعل، قرارداد، یا ان کے کردار کے بارے میں آنے والی روایت کے ذریعے حاصل کی جانی چاہیے، پھر آپ کے صحابہ کی طرف سے اسے قبول کیا جائے، پھر ان کے پیروکاروں کو تجرباتی طور پر منتقل کیا جائے۔ (تابعین) اور اسی طرح آگے یہاں تک کہ ان کو مخرج نے اپنی کتابوں میں درج کیا۔ چونکہ لقاء اور کشف کا طریقہ تجرباتی راستے سے باہر ہے جیسا کہ حدیث کی سندوں میں دیکھا گیا ہے، اس لیے اس کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہے جو صحیح اور قابل اعتماد ہو۔

31ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (م:852ھ) فتح الباری (مصر: المکتبۃ السلفیۃ، 1390ھ) 400/12

Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad bin Ali (m: 852H), *Fath al-Bari* (Misr: Al-Maktabah Al-Salafiyyah, 1390H), 12/400.

32الشاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ (م:790ھ) الموافقات (دار ابن عفان، 1431ھ) 470/4

Al-Shatibi, Ibrahim bin Musa (m: 790H), *Al-Muwafaqat* (Dar Ibn Affan, 1431H), 4/470.

پانچواں یہ کہ ایسا بیان جو حدیث نہ ہو پھر اسے حدیث کہا جائے اسلام میں حرام ہے اور گناہ کبیرہ کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ کرنے والے کو جہنم میں سزا دی جائے گی۔ ایک متواتر حدیث میں، نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے" ایک خاص قول جو نبی ﷺ کی طرف سے نہیں آیا ہے لیکن آپ سے دعویٰ کیا گیا ہے۔ جھوٹی حدیث کہلاتی ہے۔ حافظ عراقی (م: 806ھ) وضعِ حدیث سے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"وهو المختلق المصنوع اعلم: أن الحديث الموضوع شر الأحاديث الضعيفة، ولا تحل روايته لأحد علم حاله في أي معنى كان إلا مقرونا ببيان وضعه. بخلاف غيره من الاحاديث الضعيفة التي يحتمل صدقها في الباطن حيث جاز روايتها في الترغيب والترهيب"[33]

کہ من گھڑت حدیث ضعیف حدیث میں سب سے بری ہے اور وہ جھوٹی حدیث کی تخلیق اور اس کی نشر واشاعت کو مشکل ہی سے منع کرتے ہیں جب تک کہ اس کے جھوٹ کی وضاحت نہ ہو۔ بصورت دیگر بعض صوفیوں کے نزدیک ضعیف یا جھوٹی حدیث کو اسلامی تعلیمات کی بنیاد کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اگر وہ قرآن اور سنت نبوی سے متصادم نہ ہو تاکہ اسے رد نہ کیا جائے[34]۔ یہ قول مذکورہ متواتر حدیث کے صریحاً خلاف ہے۔ یعنی بعض صوفیوں نے جھوٹی حدیث بیان کرنے میں ملوث ہونے کے گناہ کبیرہ کیے ہیں جس میں نبی ﷺ کی جانب سے جہنم کی دھمکی دی گئی ہے۔

شاید اسی رائے کی وجہ سے ان میں سے بعض لوگ جھوٹی حدیثیں بنانے یا بیان کرنے کی جسارت کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں اللہ کا خوف پیدا ہو۔ اس قسم کی احادیث صوفیاء نے بنائی ہیں جن کا علم حدیث اور اس کے علوم کے بارے میں بہت کم ہے لیکن وہ لوگوں کو نیکی (الترغیب) کی ترغیب دینا اور برائیوں (الترھیب) سے روکنا چاہتے ہیں۔ حدیثیں بنا کر، وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کے لیے وقف کیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور اطاعت میں خوش کرتے ہیں۔ انہوں نے جھوٹی حدیث کی جو مثالیں بنائی ہیں وہ یہ ہیں کہ:

"الدنيا حرام على أهل الآخرة، والآخرة حرام على أهل الدنيا، والدنيا والآخرة حرام على أهل الله"

"دنیا آخرت کے ارکان کے لیے نقصان دہ ہے اور آخرت اراکان کے لیے نقصان دہ ہے، اور دنیا اور آخرت ارکان اہل اللہ کے لیے نقصان دہ ہیں"۔

البانی کے نزدیک یہ حدیث جھوٹی ہے جو صوفیاء کے جھوٹے عقیدے کا بیج بونا چاہتے ہیں، یہ حدیث کسی ایسے کام سے منع کرتی ہے جس کی خدا اجازت دیتا ہے۔[35] درحقیقت حلال کو حرام کرنا یا حرام کو جائز قرار دینا گناہ کبیرہ ہے، اس کے حل کے لیے صوفیاء کرام نے جو جھوٹی احادیث

---

33 حافظ عراقی، عبدالرحیم بن الحسین (م: 806ھ) التقیید والایضاح (مدینہ منورہ: المکتبۃ السلفیۃ، 1389ھ) ص: 130-131

Hafiz Iraqi, Abdul Rahim bin Al-Hussain (m: 806H), *Al-Taqyeed wa Al-Eidah* (Madinah Munawwarah: Al-Maktabah Al-Salafiyyah, 1389H), pp. 130-131.

34 مرتضی زبیدی، محمّد بن محمّد (م: 1205ھ) اتحاف السادۃ المتقین (بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 2003ء) مقدمۃ، ص: 67

Murtada Zabidi, Muhammad bin Muhammad (m: 1205H), *It-haf Al-Sadah Al-Muttaqin* (Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2003), Muqaddimah, p. 67.

35 البانی، محمد ناصر الدین، الشیخ (1420ھ) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ (ریاض: مکتبۃ المعارف، 1425ھ) 105/1

Albani, Muhammad Nasir al-Din, Al-Shaikh (1420H), *Silsilat Al-Ahadith Al-Da'ifah wa Al-Mawdu'ah* (Riyadh: Maktabat Al-Ma'arif, 1425H), 1/105.

استعمال کی ہیں، ان کا دعویٰ حدیث نہیں بلکہ علمائے کرام کی رائے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ان کی نشریات میں، یہ جہنم میں قابل سزا گناہ نہیں ہے، یہ حدیث علماء کے درمیان ایک اصطلاح ہے: الحدیث او کما قال (یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہے) حدیث بیان کرنا

چھٹی بات یہ ہے کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے ذریعے علم حاصل کرنا قطعاً ممنوع نہیں ہے، خصوصاً بہت سی احادیث اس کی وضاحت کرتی ہیں۔اسی طرح کشف کے ذریعے علم حاصل کرنا بھی جائز ہے کیونکہ کشف دراصل عقلی اور حواس کے بند ہونے کا ایک ایسا فہم طریقہ ہے جو انسان پر اس طرح ظاہر ہوتا ہے جیسے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔امام الغزالی کے مطابق کشف کا طریقہ علم حاصل کرنے کے لیے جائز قرار دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ پیدا ہونے والا علم دین اسلام کے اصولوں کے خلاف نہ ہو۔[36]

یہ بدیہی طریقہ، خواہ کسی خاص گفتگو میں اسے غیر سائنسی نقطہ نظر کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہو، لیکن سائنسی تحقیق میں اس کی موجودگی کو علم یا سچائی حاصل کرنے کے ایک طریقہ کے طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم جب حدیث کی ابلاغ کے ساتھ منسلک کیا جائے جسے روایت کرنے والوں کے سلسلہ سے تاریخی و تجرباتی نقطہ نظر سے ثابت ہونا ضروری ہے جیسا کہ سند میں بیان کیا گیا ہے تو حدیث بیان کرنے میں کشف کا طریقہ استعمال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کے متعلق لوگوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔حدیث نبوی سے لے کر احادیث کی کتابوں کے مصنفین تک۔دوسرے لفظوں میں، تاریخی طور پر ان احادیث کی کوئی اصل (لا اصل لہا) نہیں ہے اور اس لیے وہ باطل ہیں (موضوع)۔

خلاصہ بحث:

علمائے حدیث کے درمیان، حدیث کی روایت میں بعض طریقے استعمال ہوتے ہیں جو معیاری طور پر اس کی اسناد میں دکھائے جاتے ہیں۔یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے آپ کے صحابہ تک پہنچائی جاتی ہے۔

ان کے پیروکاروں (تابعین) کو، اور اسی طرح مخرج الحدیث کے لیے (احادیث کی کتابت کرنے والے علماء)۔اس لیے حدیث کو اسلام کی بنیاد کے طور پر قبول کرنے کے لیے ایک مستند سلسلہ کے ذریعے پہنچانا چاہیے۔حدیث اگرچہ اس کا متن بہت اچھا ہے لیکن اگر اس میں کوئی سلسلہ نہ ہو تو اسے باطل سمجھا جاتا ہے۔یہ صوفیاء میں لقاء النبی اور کشف طریقہ استعمال کرتے ہوئے حدیث کی روایت وابلاغ کے نظام کے برعکس ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک صوفی اپنی اعلیٰ روحانی سطح کے ساتھ نبی ﷺ سے ملاقات کر سکتا ہے اور خواب میں یا بیداری کی حالت میں آپ سے براہ راست حدیث بیان کر سکتا ہے۔نیند نہیں آتی)۔ان کے نزدیک اس طرح حاصل ہونے والی حدیث صحیح ہے حالانکہ اس میں کوئی سند نہیں ہے۔اس طرح کے اختلافات کو سائنسی طریقے سے اپنے ماہرین یعنی علمائے حدیث کے سامنے پیش کر کے حل کیا جانا چاہیے۔حدیث بیان کرنے کا طریقہ وہ ہے جسے علمائے حدیث نے متعین کیا ہے، جسے علم الحدیث (علم حدیث) میں معیاری بنایا گیا ہے۔صوفیاء کا پیغمبر سے ملاقات اور ان سے حدیث حاصل کرنے کے دعوے کو ایک انسانی روحانی تجربہ کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جس کی تعریف خاص طور پر تزکیہ نفس کے معاملے میں کی جانی چاہیے، لیکن اس حدیث کی طرح مذہبی تقلید کے طور پر نہیں۔

---

36 غزالی، محمد بن محمد (م:505ھ) المنقذ من الضلال (بیروت: دار الفکر۔2005ء) ص:125

Ghazali, Muhammad bin Muhammad, *Al-Munqidh min al-Dalal* (Beirut: Dar al-Fikr, 2005), p. 125.